گوشہ علمی و تعلیمی خبریں

مرتب: پروفیسر عبدالحفیظ / پروفیسر حافظ ثناء اللہ

جامعہ کراچی کی فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز کی لائبریری میں توسیع

زاہدہ رئیس

کسی قوم کی ثقافت تہذیب اور معاشرت کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ اس ملک کی لائبریریاں ہوتی ہیں، اگر ان کا تعلق کسی ادارے، یا یونیورسٹی سے ہو تو اس کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے۔

1954ء میں مرحوم سابق وائس چانسلر اے۔ بی۔ اے حلیم کے حکم سے جامعہ میں شعبہ علوم اسلامی قائم کیا گیا۔ پھر یہ شعبہ 1964ء میں اکیڈمک کونسل اور سنڈیکیٹ کی منظوری سے فیکلٹی آف آرٹس سے الگ ہوگیا۔ اس تمام عرصہ میں سیمینار لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ مختلف شخصیات اور اداروں کا تعاون حاصل رہا۔ فراہمی کتب میں سابق شیوخ جامعہ کراچی نے بھی مالی تعاون کیا۔ جس کے سبب کتابیں لائبریری میں تواتر سے ہر سال آتی رہیں اور مختلف شخصیات کی ذاتی لائبریریوں سے کتابوں کے عطیات بھی موصول ہوئے۔ 2002ء میں شعبہ علوم اسلامی کے علاوہ مزید تین شعبے (۱) شعبہ القرآن والسنۃ (۲) شعبہ اصول الدین (۳) مطالعہ سیرت النبیؐ کے قائم ہوئے (واضح رہے یہ شعبہ غیر فعال ہے)۔ اور اس طرح طلباء وطالبات کے اضافے کی وجہ سے لائبریری میں مزید توسیع کی بھی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔

شعبہ جات کے اضافے کے ساتھ ساتھ مرکزی لائبریری سے ایک پروفیشنل لائبریرین کا لائبریری میں تبادلہ کیا گیا مختلف یونیورسٹی اور اداروں سے رابطے کئے گئے جن میں ہمدرد لائبریری، تعلیمات اسلامی، عظیمی کتب خانہ، معارف اسلامی، لیاقت لائبریری وغیرہ شامل ہیں نہ صرف اداروں بلکہ مختلف شخصیات جن میں شعبہ علوم اسلامی کے استاد مرحوم مولانا سراج

احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا رئیس احمد صاحب (سابق استاذ شعبہ علوم اسلامی)، منیر واسطی صاحب (انگریزی ڈیپارٹمنٹ، جامعہ کراچی) اور دوسری شخصیات نے اپنی قیمتی کتابیں لائبریری کو عطیہ کیں۔ ساتھ ہی مختلف اداروں کے رسائل و جرائد باقاعدگی سے لائبریری کو موصول ہورہے ہیں۔

کتابوں کی Classification اور کتابوں کی Catalauging کا کام کردیا گیا ہے۔

حوالہ جاتی مواد اور ریسرچ جنرل میں برابر اضافہ ہورہا ہے۔ رئیس کلیہ معارف اسلامیہ جلال الدین نوری نے 2/فروری 2006ء کو رئیس کلیہ کا عہدہ سنبھالتے ہی لائبریری کی طرف توجہ فرمائی اور اب کئی جہات سے جدید کتب اور مجلّات آرہے ہیں۔ مرکزی لائبریری جامعہ کراچی سے خریداری کتب کیلئے جو رقوم مقرر ہیں وقت پر خرچ ہورہی ہیں، آپ بھی اپنے عزیز واقارب کے نام پر کوئی گوشہ کتب قائم کرنا چاہتے ہیں تو فوری طور پر دفتر کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی سے رابطہ کیجئے۔

لائبریری منصوبہ جات میں مندرجہ ذیل امور زیر تکمیل ہیں۔

(۱) لائبریری کو Digital کرنا ہے تاکہ کم سے کم وقت میں طلباء وطالبات کو بہتر معلومات دی جاسکیں اور انٹر لائبریری سسٹم کے تحت دوسری لائبریروں سے رابطہ کیا جاسکے۔

(۲) موجودہ لائبریری Classified ہے۔ کتابیں شیلف میں کیٹلاگ ڈکشنری آرڈر میں ترتیب دی گئی ہیں۔

تمام کتابوں کا Accession رجسٹر پر اندراج ہے

اساتذہ، طلبہ وطالبات کی ضرورت کو پیش نظر حوالہ جاتی مواد پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی کے دور میں لائبریری کا بجٹ ایک لاکھ پچاسی ہزار روپے اور کتابوں کا کوٹہ ایک ہزار کتب تک پہنچ گیا ہے۔

لائبریری میں جنرل، رسائل، جرائد، ریسرچ جنرل اور کتابوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

☆ قرآن وتفسیر	۱۰۰۰
☆ سیرت النبیؐ اور سیرت آئمہ اربعہ	۶۰۰
☆ تاریخ اسلام وتاریخ عمومی	۵۰۰

☆ حدیث	۵۰۰
☆ تصوف	۵۰۰
☆ حوالہ جات، قاموس، انسائیکلوپیڈیا	۵۰۰
☆ فقہ اسلامی	۵۰۰
☆ اسلامی معاشیات	۲۰۰
☆ متفرق موضوعات	۲۰۰
☆ رسائل، جرائد، ریسرچ جنرل اور متفرق کتب وغیرہ	۱۵۰۰

ہر سال نئے آنے والے طلباء کو لائبریری کا استعمال اور اس کے طریقہ کار سے آگاہی Demo کی صورت میں دیجاتی ہے تا کہ نئے طلباء و طالبات لائبریری اور اس کے طریقہ کار سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ (بشکریہ مجلّہ ''معارف اسلامیہ'' جامعہ کراچی)

جامعہ کراچی نے ڈاکٹریٹ کے طلبہ کو تحقیقی مقالے جمع کرانے کی مشروط اجازت دے دی

سرقے کو روکنے کیلئے تحقیقی مقالہ کے ساتھ طالب علم کو حلف نامہ اور کورس ڈائریکٹر کی جانب سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ کو جمع کرانا ہوگا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جامعہ کراچی نے ریسرچ کرنے والے طلبہ کو ایم فل/ پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالے جمع کرانے کی مشروط اجازت دے دی ہے، جس کے تحت تحقیقی مقالہ طالب علم کو اپنی ڈکلریشن (حلف نامہ) اور کورس ڈائریکٹر کی جانب سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ کے ہمراہ جمع کرانا ہوگا جبکہ جامعہ کراچی کو اس بات کا استحقاق ہوگا کہ تحقیقی مقالہ اگر علمی سرقہ کے زمرہ میں آئے تو پی ایچ ڈی ڈگری کو جاری کئے جانے کے بعد بھی منسوخ کر دے، ڈکلریشن میں ایم فل/ پی ایچ ڈی مقالہ جمع کرانے والے طالب علم کو اس بات کا اقرار کرنا ہوگا کہ متعلقہ مقالہ میں کہیں ایسا مواد شامل نہیں ہے جو مواد کی چوری یا علمی سرقے کے زمرے میں آتا ہو، اس بات کا فیصلہ جامعہ کراچی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم کی زیر صدارت منعقدہ

بورڈ آف ایڈوانس اسٹڈیز اینڈ ریسرچ کے اجلاس میں کیا گیا۔ جس میں ایم فل/ پی ایچ ڈی کی ۲۴ ڈگریاں دینے کی منظوری دی گئی۔ اجلاس کے بعد گفتگو کرتے ہوئے جامعہ کراچی کے رجسٹرار پروفیسر رئیس علوی نے بتایا کہ جامعہ کراچی نے اعلیٰ تعلیمی کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں علمی سرقہ کو روکنے کیلئے مذکورہ اقدام کیا ہے، فیصلہ کے مطابق آئندہ کوئی بھی ریسرچ طالب علم اپنا تحقیقی مقالہ جمع کراتے وقت اپنی جانب سے ایک ڈکلریشن (حلف نامہ) اور اپنے ریسرچ ڈائریکٹر کی جانب سے سرٹیفکیٹ جمع کرائے گا، حلف نامے میں یہ بتایا جائے گا کہ اس کے مقالہ میں کوئی ایسا مواد مطبوعہ یا غیر مطبوعہ تحریر شامل نہیں ہے جسے بغیر حوالے کے شامل کیا گیا ہو یا یہ مواد مقالہ کی چوری یا علمی سرقہ کے زمرے میں آتا ہے۔ اجلاس میں آئندہ داخلے کے حوالے سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ کیونکہ بعض شعبوں نے تا حال ریسرچ کورس تیار نہیں کیا ہے لہٰذا ان کی تیاری کے فوراً بعد داخلوں کا سلسلہ ایک ماہ کیلئے شروع کیا جائے گا اور امکان ہے کہ یہ داخلے اپریل کے آغاز میں شروع ہوں گے۔ پی ایچ ڈی میں داخلے سبجیکٹ وائز جی آر ای ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر دیئے جائیں گے اور شعبوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ فوری طور پر ریسرچ کورس تیار کر لیں۔ علاوہ ازیں جامعہ کراچی کے بورڈ آف ایڈوانس اسٹڈیز اینڈ ریسرچ کے اجلاس میں 11 طلباء و طالبات کو مختلف شعبوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگری دیئے جانے کی منظوری بھی دی گئی (روزنامہ جنگ کراچی جمعہ ۱۵ فروری ۲۰۰۸ء)

علمی سرقے میں ملوث اساتذہ کیخلاف کارروائی کا فیصلہ

اعلیٰ تعلیمی کمیشن کی جانب سے اقدام کا مقصد جامعات میں محققین، طلبہ اور اساتذہ کو مقالات اور تحقیقی مضامین کی نقل سے روکنا ہے، تمام جامعات میں ۳ رکنی تحقیقاتی کمیٹیاں قائم کیجائیں گی

پالیسی کے نفاذ کا اطلاق اساتذہ طلباء، محققین اور ادارے کے عملے پر ہوگا جو اس جرم میں ملوث پائے جائیں گے۔ جامعہ کراچی اور جامعہ پنجاب میں علمی سرقے کے کئی واقعے سامنے آچکے ہیں کراچی اعلیٰ تعلیمی کمیشن نے سرکاری جامعات میں تحقیقی مقالوں، سائنسی مضامین، تھیسز اور اسائنمنٹ کی نقل یا چوری (علمی و ادبی سرقے) کا سخت نوٹس لے لیا ہے اور اس سلسلے میں

چاروں صوبوں کے چانسلرز کو لکھے گئے خط میں کہا گیا ہے کہ وہ اس حوالے سے اپنے صوبوں کے جامعات میں ادبی و علمی سرقے کے خلاف پالیسی نافذ کریں اس سلسلے میں جامعات میں فوری طور پر تین رکنی تحقیقاتی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی اور علمی سرقے میں ملوث پائے جانے والے اساتذہ یا طلبہ کے خلاف سخت کارروائی کی جاسکے گی۔ مذکورہ اقدام کا مقصد جامعات میں محققین کو چوری سے روکنا ہے اس سلسلے میں ملک کی تمام جامعات میں ایک کمیٹی قائم کی جائیگی جو ان جامعات میں تھیسز کی چوری یا نقل کے سامنے آنے والے واقعات کی تحقیق کر کے 60 روز کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ ایچ ای سی کے مطابق سرکاری جامعات میں تحقیقی مقالوں اور مضامین کی نقلی یا چوری کا سلسلہ گزشتہ چند دہائیوں سے جاری ہے تاہم ان پر قابو پانے کیلئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اعلیٰ تعلیمی کمیشن کی جانب سے جاری ہونے والے اعلامیے کے مطابق علمی سرقے کی روم تھام کی پالیسی کے نفاذ کا اطلاق ان اساتذہ طلبہ، محققین اور اداروں کے عملے پر ہوگا جو اس جرم میں ملوث پائے جائیں گے۔ پالیسی کے تحت تمام جامعات میں قائم کی جانے والی کمیٹیاں 3 افراد پر مشتمل ہونگی۔ جس میں ایک ماہر مضمون، اعلیٰ تعلیمی کمیشن کا نمائندہ اور کیس سامنے آنے کی صورت میں ایک استاذ اور طالب علم شامل ہوں گے

(ہفت روزہ اخبار المدارس 8 تا 14 نومبر 2007)

ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلبہ کیلئے جی آر ٹیسٹ میں کامیابی لازمی قرار دے دی گئی

اعلیٰ تعلیم کے معیار کو بین الاقوامی سطح تک لے جایا جائے گا، ڈاکٹر عبد الروف کی زیر صدارت ایچ ای سی کی تیرہویں کوالٹی ایشورنس کمیٹی کا اجلاس

کراچی (اسٹاف رپورٹ) ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اپنے کوالٹی ایشورنس پروگرام کے تحت فیصلہ کیا ہے کہ ملک میں اعلیٰ تعلیم کے معیار کو اعلیٰ سطح پر لے جایا جائے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کی سرکاری رجسٹریشن میں تمام نئے اور داخل شدہ طلباء کیلئے لازم ہوگا کہ وہ جی آر ٹیسٹ میں بھی کامیابی حاصل کریں ورنہ ایم فل یا پی ایچ ڈی کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جائے گی۔ اس

امر کا اظہار ایچ ای سی کی تیرہویں کوالٹی انشورنس اجلاس میں کیا گیا۔ جس کی صدارت نیشنل پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف نے کی۔ ایچ ای سی کوالٹی ایشورنس کمیٹی ان اقدامات کے تعین کیلئے قائم کی گئی ہے جس کے تحت ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کے محققین کے بارے میں معیارات کا تعین کیا جاسکے۔ ان میں مختلف یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کا انتخاب اور ان کے معیارات کا تعین بھی شامل ہے۔ مذکورہ میٹنگ میں کوالٹی ایشورنس ایجنسی اور کوالٹی اسائمنٹ سیل کے قیام کے بارے میں بھی تفصیلی گفتگو کی گئی اور کمیٹی نے پی ایچ ڈی سطح کی نظر ثانی کے طریقہ کار سے متعلق تجاویز کو بھی حتمی شکل دی۔ کمیٹی کے اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ جامعات کے اساتذہ کی ترقی کیلئے لازمی ہوگا کہ وہ ایچ ای سی کے منظور کردہ تحقیقی جرائد میں کم ازکم چار تحقیقی مقالے شائع کرنے کے پابند ہوں ریسرچ اور ڈیولپمنٹ کے حوالہ سے ان کی سرگرمیاں معتبر حیثیت کی حامل ہوں۔ کمیٹی میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ تمام جامعات کی درجہ بندی ان جامعات میں قائم شعبہ جات کی کارکردگی کے حوالے سے متعین کی جائے۔ اس ضمن میں مذکورہ کمیٹی کا ایک نہایت اہم اجلاس جنوری 2008ء میں منعقد کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا، گزشتہ دنوں ہائر ایجوکیشن کمیشن نے پاکستان بھر کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی جو درجہ بندی کی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی تعلیمی اور تحقیقی استعداد میں قابل ذکر حد تک اضافہ کریں۔ اس سرگرمی کے نتیجے کے طور پر پاکستانی جامعات نے سنجیدگی کے ساتھ غور کیا اور اپنی استعداد بڑھانے کیلئے تمام تر تعلیمی اور تحقیقی قوتوں کو استعمال کیا۔ میٹنگ میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کوالٹی ایشورنس کے حوالہ سے دوسری بین الاقوامی کانفرنس دسمبر 2008ء میں منعقد کی جائے، جس میں معیار اور متعلقہ حوالوں سے تجاویز اور حکمت عملی مرتب کی جاسکے۔ کمیٹی نے (جی آر ای) انٹرنیشنل کے حوالہ سے بھی تفصیلی بحث کی اور فیصلہ کیا کہ ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح کی سرکاری یونیورسٹیوں میں ایجوکیشن حاصل کرنے والے تمام طلباء کیلئے لازم ہوگا کہ وہ جی آر ای ٹیسٹ میں بھی کامیابی حاصل کریں ورنہ ان کی ایم فل یا پی ایچ ڈی کی رجسٹریشن منسوخ کردی جائے گی

(روزنامہ جنگ کراچی پیر 17 دسمبر 2007)

شہادت العالمیہ کا قضیہ۔ حقائق کیا ہے؟

17 ستمبر 1982ء کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے اپنے نوٹیفکیشن نمبر 80918.acad\128 کے تحت وفاق المدارس العربیہ کی شہادۃ العالیہ (عالم بننے کی سند) کو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کرلیا تھا۔ اس نوٹیفکیشن کا عملی اطلاق ملک کے تمام تعلیمی اداروں پر ضروری تھا لیکن بعض اداروں نے اسے تسلیم کیا اور بعض نے نہیں، پشاور یونیورسٹی 1998ء تک اس سند کی بنیاد پر ایم اے اسلامیات اور عربی میں داخلے دیتی رہی لیکن اس کے بعد معلوم نہیں کیوں یہ سلسلہ بند کر دیا گیا البتہ اس سند کی بنیاد پر ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ مل جاتا ہے، پنجاب یونیورسٹی پہلے ہی سے دینی مدارس کے حق میں ''محروم'' ہے، اس نے ابتداء ہی سے دینی مدارس کے فضلاء کیلئے اپنے تمام دروازے بند کر رکھے ہیں، چند سال قبل مولانا زاہد الراشدی صاحب نے دینی مدارس کے فضلاء کو ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری دینے اور بعض عصری علوم پڑھانے کیلئے ''شاہ ولی اللہ یونیورسٹی'' کے نام سے گجرانوالہ میں ایک ادارہ قائم کیا تھا۔ کچھ فضلاء کا یونیورسٹی نے امتحان لیا، رزلٹ کارڈ بھی جاری کئے لیکن ڈگری دینے سے انکار کر دیا۔ محکمہ تعلیم کے کارندے نے ان سے صاف کہہ دیا۔ ''مولوی صاحب، دینی مدارس کی اسناد کی سرکاری حیثیت آپ بھول جائیں یہ ضیاء الحق کا ڈنڈا تھا جس کی وجہ سے ہم خاموش ہو گئے اور کچھ دیر بات چل رہی تھی'' اس لئے پنجاب کے محکمہ تعلیم میں بات چلانے کیلئے تو مستقل ڈنڈہ کی ضرورت ہے۔

کراچی یونیورسٹی نے عالیہ کی سند (کے حامل کو) ایم اے کے امتحان کی اجازت نہیں دی۔ انتظامیہ کا کہنا ہے (پہلے موقف کے مطابق) کہ جب یہ سند ایم اے کے مساوی ہے تو امتحان دینے کے کیا معنی ہیں۔ البتہ ایم اے کے مساوی سٹیفکیٹ جاری کرتی ہے اور دو سال سے شہادۃ العالیہ (مساوی بی اے) کی بنیاد پر داخلہ دے رہی ہے، چنانچہ 19 اکتوبر 2002ء کو منعقد ہونے والے اس سنڈیکیٹ کے اجلاس کی جو روئیداد ہے اس کے صفحہ نمبر 6 قرارداد نمبر 3 کے ضمن میں وضاحت کی گئی ہے کہ ''اس وقت جامعہ کراچی ''شہادۃ العالمیہ'' پر ایم اے کے مساوی سٹیفکیٹ جاری کرتی ہے۔ اب شہادۃ العالیہ کی سند پر بی اے کے مساوی سٹیفکیٹ جاری

کرے گی" (یہ اور بات ہے کہ اس پر مشروع عمل کیا جا رہا ہے)
کراچی یونیورسٹی میں شہادۃ العالمیۃ سند کی بنیاد پر پی۔ایچ۔ڈی میں داخلہ مل جاتا تھا (۲۰۰۷ء کے نئے آرڈر کے مطابق اب نہیں مل سکتا ہے) البتہ یونیورسٹی انتظامیہ نے "مساوی سٹوفکیٹ" جاری کرنے کیلئے وفاق المدارس کی چاروں اسناد شہادۃ العامہ، شہادۃ الخاصہ، شہادۃ العالیہ اور شہادۃ العالمیہ پیش کرنے کی شرط عائد کی ہے یعنی یہ یونیورسٹی سٹوفکیٹ یونیورسٹی اس فاضل کو دے گی جس کے پاس وفاق المدارس کی مذکورہ چاروں اسناد موجود ہوں۔صرف شہادۃ العالمیہ کی بنیاد پر سند جاری نہیں کی جاتی، حالانکہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ذکر کردہ نوٹیفکیشن میں اس طرح کی کوئی شرط نہیں۔
بہر حال یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے اس نوٹیفکیشن کی بنیاد پر الیکشن کمیشن نے 29 جولائی 2002ء میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کے مطابق شہادۃ العالمیۃ کے حمایت وفاق المدارس وغیرہ کے فاضل کو انتخابات میں حصہ لینے کا بجا طور پر حق دیا گیا۔حکومت کے وسیع پروپیگنڈے کے غبار میں کسی کے گمان میں، کسی کے خیال میں بھی نہیں تھا کہ "پانچ فیصد" حامی رکھنے والی دینی جماعتیں ایک موثر قوت بن کر اسمبلی میں پہنچیں گی لیکن جب نتائج آنا شروع ہوئے تو ملک کو سیکولر بنانے والی قوتوں کے سارے تبصرے تجزیے دھرے کے دھرے رہ گئے۔سرحد میں ان کی مضبوط حکومت بنی اور قومی اسمبلی میں ان بھاری بھرکم شخصیات کی جبوں اور عماموں کے جلوس میں ایک مضبوط اپوزیشن سامنے آئی۔
مسلم انصاف ویلفیئر کے چیئر مین نے "اپنی ذمہ داری" کے بھرپور احساس سے سرشار ہو کر عدالت عظمیٰ میں مقدمہ دائر کیا یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے معیار پر مجلس عمل کے 65 علماء پورے نہیں اترتے جنہوں نے عالمیہ کی سند پر انتخابات میں حصہ لیا ہے جبکہ یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے عالمیہ کی سند کو تدریسی مقاصد کیلئے ایم اے اسلامیات اور عربی کے مساوی قرار دیا ہے (کیونکہ نوٹیفکیشن میں For Teaching Purpose کے الفاظ ہیں) عوام کی نمائندگی اور قانون سازی کیلئے نہیں۔
لیکن ظاہر ہے کہ یہ کوئی وزنی دلیل نہیں۔اول تو یہ ہے کہ جب ایک فاضل عالم کی یہ حیثیت تسلیم کی گئی کہ وہ اسکول کالج اور یونیورسٹی میں اسلامی علوم پڑھانے، تعلیم و تربیت دینے اور استاذ

بننے کا اہل ہے تو اس سے عوامی نمائندگی اور قانون ساز ادارے کے رکن بننے کی اہلیت از خود ثابت ہو جاتی ہے کیونکہ تعلیم و تربیت اور ٹیچنگ کا شعبہ عوامی نمائندگی اور قانون سازی سے کم حساس نہیں، تدریس اور تعلیم کا شعبہ تو سب سے زیادہ اہم، بنیادی اور حساس ہے

دوسرے یہ کہ اگر یہ بے ہودہ فلسفہ تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک طرف آپ ایک کم فاضل کو مسند درس پر بیٹھنے کی اجازت تو دے رہے ہیں اور جس پڑھ کر نکلنے والے گریجویٹ بھی بنیں گے اور ان کے اسمبلی تک پہنچنے پر آپ کو اعتراض بھی نہیں ہوگا لیکن دوسری طرف پڑھانے والے اور تعلیم سے آراستہ کرنے والے استاذ کو یہ کہہ کر رد کر دیں گے کہ آپ کے پاس مدرسہ کی سند ہے، یونیورسٹی کی نہیں، لہٰذا آپ عوام کی نمائندگی کے ادارے میں نہیں جا سکتے

تیسرے یہ کہ اس منطق کی روشنی تھوڑی سی اور بڑھا دی جائے تو کہنے والا اس کی روشنی میں یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور انجینئر وغیرہ بھی قانون ساز ادارے کے رکن بننے کے اہل نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ متعلقہ تعلیمی ادارے سے ان کو طب اور انجینئرنگ کی سند دی گئی ہے طب اور انجینئرنگ کا قانون سازی، سیاسی امور اور عوامی نمائندگی سے کیا تعلق ہوسکتا ہے، میں اس فلسفے کی رو سے تو اسمبلی کے ممبر بننے کے صرف وہی اہل ہو سکتے ہیں جنہوں نے سیاست قانون سازی اور عوامی نمائندگی میں ایم اے تک تعلیم حاصل کی ہو۔

پاکستانی یونیورسٹیوں اور دیگر عصری اداروں کو تو چھوڑیں، ان کے صرف عربی اور اسلامیات کے اداروں کا جائزہ لیا جائے تو گزشتہ نصف صدی میں ایسا ایک بھی شخص نظر نہیں آتا، جس نے صرف وہاں سے فیض حاصل کر کے کوئی ایسا قابل رشک، علمی، تحقیقی یا تحریری کام کیا ہو، جس نے عوام اور خواص میں مقبولیت حاصل کی ہو اسلامی موضوعات پر لکھی جانے والی 95 فیصد مقبول عام و خاص کتابیں دینی مدارس کے علماء کی ہی مرتب کردہ ہیں۔ بڑی بڑی تنخواہیں وصول کرنے اور بھاری بھرکم سہولیات سمیٹنے والے اسلامیات اور عربی کے پروفیسروں، ڈاکٹروں کی اکثریت کو نہ صحیح عربی آتی ہے اور نہ ہی اسلامی علوم میں انہیں ٹھوس اور پختہ معلومات حاصل ہوتی ہے۔ کہیں جا کر ذرا ان کے درس اور لیکچر کا مشاہدہ کیجئے تو ایک عجیب منظر نظر آئے گا، بنچوں پر بے پردہ خواتین بیٹھی ہونگی، پڑھانے والے کی داڑھی عموماً کٹی

ہوگی، پائنچے ٹخنوں سے نیچے ہونگے، دماغ دنیا اور دولت کی ہوس سے آلودہ ہوگا، جب استاذ کو اپنی تنخواہ کھری کرنی ہو اور پڑھنے والے کو ڈگری حاصل کر کے نوکری ڈھونڈنی ہو، پیٹ اور جیب ہی جس تعلیم کا سب سے بڑا ہدف ہو، اس میں اخلاص اور للہیت، پاکیزگی اور روحانیت، بلند نظری اور اعلیٰ مقصدی، بے نفسی و بے غرضی اور ایثار و ہمدردی کی وہ صفات کیسے پروان چڑھ سکتی ہیں جن سے اسلامی تعلیم و تربیت کی اصل روح قائم ہے

(ہفت روزہ اخبار المدارس 29 نومبر تا 5 دسمبر 2007ء)

رپورٹ: دوسرا سالانہ پروگرام سیمینار بعنوان سیرت النبیؐ اور ہماری زندگی

عبداللہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین

عبداللہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں ربیع الاول کی آمد کی مناسبت سے دوسرا سالانہ پروگرام شعبہ اسلامک اسٹڈیز کے زیر اہتمام منعقد ہوا جس میں ایم اے اسلامک اسٹڈیز کی طالبات نے درج ذیل عنوانات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا

۱۔فرزانہ: مواخات سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ۲۔فوزیہ: جہاد اور اس کی اخلاقیات سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ۳۔اسماء: برصغیر کے پانچ اہم سیرت نگاروں کے حالات اور سیرت نگاری پر ان کی خدمات کا جائزہ ۴۔سیدہ مصباح: وعدہ اور معاہدہ سیرت طیبہ کی روشنی میں

۵۔عمارہ: والدین کے حقوق سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ۶۔عائشہ: آپؐ کی عائلی زندگی

۷۔عالیہ: نبی کریم کو دنیا میں بھیجے جانے کے مقاصد ۸۔عروج فاطمہ: رزق حلال کا حصول اور اس کے فوائد سیرت طیبہ کی روشنی میں ۹۔زاہدہ اشرف خان مساوات سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ۱۰۔فائزہ سعید احمد: خواتین کی تعلیم و تربیت سیرت طیبہؐ کی روشنی میں بعض طالبات نے مضامین تحریر کئے لیکن مذکورہ تقریری مقابلہ میں ذاتی وجوہات کی بنا پر حصہ نہیں لے سکیں ان کے عنوانات یہ تھے ۱۱۔نادیہ: اسلام کی دعوت کا اولین دور سیرت طیبہؐ کی روشنی میں

۱۲۔ثناء بیگم: حسن سلوک سیرت طیبہ کی روشنی میں ۱۳۔ثناء راشد: امہات المومنین کی عملی زندگی سیرت طیبہ کی روشنی میں ۱۴۔سلمیٰ عظیم: سادگی وقناعت سیرت طیبہ کی روشنی میں

۱۵۔عظمیٰ: صبر سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ۱۶۔عرشین امام: اسلام میں عدم تشدد کی اہمیت سیرت

طیبہ کی روشنی میں تقریری مقابلہ میں منصفین کے فرائض پروفیسر ثریا قمر صاحبہ پروفیسر ڈ ڈاکٹر نسیم آراء اور پروفیسر عشرت اقبال صاحبہ نے انجام دیئے۔ پہلی پوزیشن فوزیہ نے دوسری عروج فاطمہ تیسری فائزہ سعید نے حاصل کی عالیہ اور عمارہ نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے اور خصوصی انعامات حاصل کیے

مہمان خصوصی پروفیسر ثریا قمر تھیں جنہوں نے اپنی جانب سے سیدہ مصباح کیلئے ایک ہزار کی رقم کا اعلان کیا اور یہ بھی اعلان کیا جو طالبہ ایم اے فائنل میں پہلی پوزیشن حاصل کرے گی۔ اسے دس ہزار جو دوسری تیسری پوزیشن حاصل کریں گی اِن کو پانچ پانچ ہزار کا انعام دیا جائے گا۔

مہمان خصوصی نے طالبات کی تقاریر کو سراہا اور بہتر بنانے کی تجاویز پیش کیں اپنے خطاب میں سیرت طیبہ کی عملی زندگی میں اہمیت کو اجاگر کیا اور آپؐ کے کارٹون بنائے جانے کے عمل کی شدید مذمت کی

پروگرام کا آغاز تلاوت پاک سے ہوا میمونہ نے تلاوت کی فرزانہ نے نعت پیش کی پروفیسر سلمیٰ فاروقی صاحبہ نے استقبالیہ کلمات کہے صدر جلسہ پروفیسر شمس صاحبہ پرنسپل عبداللہ کالج کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے پروگرام کا انعقاد ممکن ہوا پروفیسر ثریا قمر صاحبہ کا شکریہ ادا کیا اور ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے طالبات سے مضامین لکھوائے اور تقاریر کی تیاری کرائی

پرنسپل صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہمیں حضور کی زندگی کو نمونہ بنانا چاہیئے اور اس کے مطابق زندگی گزارنا چاہیے پرنسپل صاحبہ دفتری مصروفیات کے سبب رخصت ہوگئیں پھر اختتامی پروگرام میں دوبارہ آ کر شریک ہوئیں پرنسپل کی جگہ صدارت کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے انجام دیے پروگرام میں پروفیسر کلثوم زیدی صاحبہ پروفیسر بلقیس اختر صاحبہ سابق پرنسپل اورنگی گرلز کالج پروفیسر بشریٰ صاحبہ جناح یونیورسٹی برائے خواتین پروفیسر حسنہ صاحبہ، پروفیسر نسرین صاحبہ اور کالج کی متعدد پروفیسر و طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی آخر میں مہمانوں کی ناشتہ سے تواضع کی گئی پرنسپل اور دیگر مہمانوں کو گلدستہ پیش کئے گئے۔

اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے خطاب کیا
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لقدکان لکم رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ (القرآن)
ترجمہ: تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے

آج کا موضوع سیرت طیبہ اور ہماری زندگی ہے سیرت طیبہ زندگی کے ہر شعبہ کو محیط ہے جیسا کہ آپ نے طالبات کے خیالات سنے۔ طالبات نے مختلف زاویوں سے سیرت طیبہ کو بیان کیا اور عملی زندگی میں اسکی افادیت سے آگاہ کیا ہے اس قسم کے پراگراموں کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں تبدیلی لائیں یہی وجہ ہے ایسے عنوانات کا انتخاب کیا گیا ہے جو عملی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا مقصد ہے کہ طالبات جب ایم اے کر کے جائیں تو لکھنے کے ساتھ بولنے کی صلاحیتوں سے مزین ہوں اور انہیں جامعہ کراچی کے مطابق تیاری کرائی جائے ہم چاہتے ہیں یہ طالبات اچھی خاتون اچھی انسان اچھی مسلمان بنیں جہاں جائیں بحیثیت مسلمان اور اسلامیات کی طالبہ کے لوگوں کیلئے مثال بنیں طالبات نے اگرچہ مختصر وقت میں تیاری کی لیکن نتیجہ بہت حوصلہ افزاء رہا ہے

اور اس تیاری میں صدر شعبہ پروفیسر سلمیٰ فاروقی صاحبہ ودیگر جملہ اساتذہ کرام کا اہم حصہ ہے آج کی اس محفل میں BA- B Com- B.S.C کی تمام طالبات شریک ہوتیں تو زیادہ بہتر تھا

آج طالبات کو جو انعامات دیئے جارہے ہیں یہ شعبہ کی جانب سے ہیں پرنسپل صاحبہ سے درخواست ہے ہفتہ طالبات کے موقع پر کالج کی جانب سے بھی طالبات کو انعامات دیئے جائیں۔

میں اپنی جانب سے بھی تمام اساتذہ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں آئندہ بھی اس قسم کے پروگرام منعقد کئے جاتے رہیں گے

اسلامیہ کالج علامہ عثمانیؒ وندویؒ وغیرہ کی قبروں کی تزئین کا کام مکمل

مرحومین نے تحریک پاکستان اور اسلام کی بقا کیلئے قربانیاں دیں، کامران چشتی، تقریب سے خطاب

کراچی (پ ر) اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ کی جانب سے بانی وٹرسٹی ممتاز مذکر کی درخواست پر عدالت عالیہ سندھ کے حکم کے تحت جید علمائے اسلام بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے معتمد خاص وخصوصی معاونین علامہ شبیر احمد عثمانی، علامہ سید سلیمان ندوی، اسلامیہ کالج کے بانی اے ایم قریشی، تحریک پاکستان کے صف اول کے رہنما سید احمد اشرف ایڈووکیٹ اور اسٹیٹ بینک کے سابق گورنر زاہد حسین اور دیگر مرحومین کی قبور کی مرمت تزئین وآرائش مکمل ہونے پر ٹرسٹ کی جانب سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی وفاتحہ خوانی کی گئی اور عشائیہ دیا گیا۔ تقریب میں کثیر تعداد میں معززین نے شرکت کی۔ اس موقع پر ٹرسٹ کے مشیر سید مذکر حسین نے دعا وفاتحہ پڑھی۔ صدر ٹرسٹ محمد حسین قریشی نے ٹرسٹ کی جانب سے کئے گئے اقدامات پر مختصر روشنی ڈالی۔ تقریب سے ٹرسٹ کے جنرل سیکریٹری کامران حسین نے خطاب کرتے ہوئے اسلامیہ کالج کمپلیکس کے بانی ایم اے قریشی کی تعلیمی وعلمی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ پاکستان کے قومی ہیروز اور قائداعظم کے دست راست اکابرین کی قبروں کے لئے انہوں نے اسلامیہ کالج کا احاطہ وقف کر دیا تھا تاہم چند سال قبل ان اکابرین کی قبروں کو بعض عناصر نے توڑ پھوڑ کر تقریباً مسمار کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامیہ کالج کے احاطہ میں وہ اکابرین مردحق ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان اور اسلام کی بقا وسلامتی اور اس کے تحفظ کیلئے بے پناہ قربانیاں دی تھیں اور اپنے علمی اساسوں سے وہ کتابیں تحریر کیں جو آج بھی عالم اسلام اور پاکستان کی مستند تاریخ کا باب ہیں۔ انہوں نے کہا ان اکابرین کی نشانیوں کو اجاگر کرنے کا ایک اہم اور بنیادی مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اپنے محسنوں کو فراموش نہ کریں ہماری آنے والی اور موجودہ نسلوں کو ان کے کارناموں سے آگاہی حاصل ہوتی رہے۔ یاد رکھیں کہ جو قوم اپنے قائدین اور محسنوں کو فراموش کر دیتی ہیں تاریخ میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ ہم نے ٹرسٹ کی جانب سے

شب و روز محنت اور لگن کے ساتھ ان اکابرین کے کارناموں اور مستند کتابوں اور مکمل کوائف سے نوجوان نسل کی آگاہی کیلئے بڑے بڑے سنگ مرمر کے کتبے نصب کئے ہیں اور پاکستان کے قومی پرچم کے طرز پر اس احاطے کی تزئین و آرائش کی گئی ہے (جنگ کراچی ۰۷-۱۱-۱۱)

حمد و نعت پر ایوارڈ کے حوالہ سے حکومت سندھ کو تجاویز

جناب صوبائی وزیر ثقافت سندھ صاحب

آپ کی وزارت نے اسلامی کلچر و ثقافت کو فروغ دینے کیلئے جو متعدد اقدامات کئے ہیں انہیں بنظر تحسین دیکھا جا رہا ہے۔

بالخصوص حالیہ اعلان کے ہر سال حمد و نعت پر سندھ سے تین تین ایوارڈ دئے جائیں گے (11 اکتوبر 2007ء جنگ کراچی)

یہ انتہائی خوش آئندہ امر ہے۔ اس فیصلہ پر ہم جملہ اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کی جانب سے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

اس سلسلہ میں چند تجاویز پیش خدمت ہیں

۱۔ اس میں حمد و نعت کے ساتھ سندھ میں سیرت النبیؐ پر لکھی جانے والی کتب/مجلّات کے سیرت النبیؐ نمبر بھی ایوارڈ کیلئے شامل کئے جائیں۔ تاکہ سیرت النبیؐ پر تصنیفی خدمات کو فروغ دیا جاسکے۔

۲۔ یہ ایوارڈ یکم تا 12 ربیع الاول ہر سال دیئے جانے کی منظوری دی جائے۔

۳۔ مناسب ہوگا چاروں مسالک سے ایک ایک عالم دین پر مشتمل کمیٹی قائم کی جائے بے شمار معروف علماء ہیں ان میں سے کسی کو اس کمیٹی کا ممبر بنایا جاسکتا ہے۔ امید ہے ان گزارشات پر فوری توجہ فرمائیں گے۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

ترکی میں حجاب کی اجازت کیلئے ترمیم منظور

رواں ہفتے پارلیمنٹ میں منظوری کیلئے پیش کی جائے گی، کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اردگان

ہزاروں افراد کا مظاہرہ، حجاب پر پابندی اٹھانا سیاسی اسلام کی واپسی کی علامت ہے، سیکولر خواتین

انقرہ (مانیٹرنگ ڈیسک) ترکی میں پارلیمانی کمیشن نے حجاب کی اجازت سے متعلق قانونی ترمیم منظور کرلی ہے۔ آئینی ترمیم رواں ہفتہ پارلیمنٹ میں منظوری کیلئے پیش کی جائے گی۔ ترک حکومت کے مطابق مذکورہ اقدام یورپی یونین کے انسانی حقوق کے اصولوں کے مطابق ہے، حجاب پر پابندی کی وجہ سے ہزاروں لڑکیاں تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں جبکہ سیکولر جماعتوں کا کہنا ہے کہ ملک میں حجاب پہننے کی اجازت سیاسی اسلام کی واپسی کی علامت ہے جس کے بعد اسلام کی انتہا پسند تشریح عام ہوجائے گی۔ سیکولر خواتین کا خیال ہے کہ یونیورسٹیوں میں حجاب کی اجازت ملنے کی وجہ سے ان پر اسکرٹ کے بجائے اسلامی لباس پہننے کیلئے دباؤ بڑھ جائے گا۔ دریں اثناء حجاب پر پابندی اٹھانے کے خلاف 50 سیکولر تنظیموں کی جانب سے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین سرخ پرچم اور کمال اتاترک کی تصویریں اٹھائے ہوئے تھے۔ ذرائع کے مطابق حجاب پر پابندی ختم کرنے کے مخالفین میں فوج، جج اور جامعات کے ریکٹر شامل ہیں (ہفت روزہ اخبار المدارس کراچی 7 تا 13 فروری 2008ء)

امریکا میں ہر سال مولانا روم ڈے کے انعقاد کا اعلان

مختلف تصنیفات لاکھوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئیں، مثنوی کی ریکارڈ فروخت

کوئٹہ (نمائندہ اخبار المدارس) امریکا میں مولانا روم کی تصنیفات ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئیں تفصیلات کے مطابق امریکا میں گزشتہ دنوں مولانا روم کی تصنیفات لاکھوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئیں۔ صرف مثنوی 4 لاکھ کی تعداد میں ریکارڈ فروخت ہوئیں۔ لوگوں نے ہزاروں روپے خرچ کر کے کتابیں خریدیں اور بہت سارے لوگوں نے ایک دوسرے کو ہدیے پیش کئے۔ اس موقع پر بعض مقامات پر مولانا رومؒ کے حوالے سے یادگار تقریبات بھی منعقد ہوئیں۔ جن کے شدید اصرار اور مطالبے پر امریکا میں مولانا روم ڈے رکھا گیا۔ جس کو ہر سال شایانِ شان طریقہ سے منایا جائے گا

مرکزی داخلہ پالیسی کی منسوخی تعلیمی امن اور حقائق کے خلاف ہے

پالیسی سے میرٹ کا بول بالا ہوتا ہے، ہر طبقہ فکر نے اسے سراہا، کونسل آف سینئرز پروفیسر کا اجلاس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) محکمہ تعلیم حکومت سندھ کی جانب سے کالجوں میں داخلے کیلئے 2000ء سے جاری مرکزی داخلہ پالیسی کو منسوخ کرنے کا فیصلہ تعلیم، تعلیمی امن، طلبہ، والدین، پرنسپلز اور اساتذہ دشمنی کے مترادف ہے۔ نیز خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر اچھے نتائج اور کامیابی کے ساتھ نافذ العمل مرکزی داخلہ پالیسی (کیپ) کے نفاذ کو مسترد کیا جانا عقل، منطق، دلائل اور زمینی حقائق کے بھی سراسر خلاف ہے۔ ان خیالات کا اظہار کونسل آف سینئر کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ اجلاس کے کنوینر پروفیسر دیوان آفتاب احمد خان کے علاوہ پروفیسر انیس زیدی، پروفیسر قاضی سراج، پروفیسر سرفراز علی خان، پروفیسر غلام صابر، پروفیسر یٰسین شیخ، پروفیسر سکندر زہرہ زیدی، پروفیسر محمد اکبر خان، پروفیسر امتیاز احمد اور دیگر اراکین شریک ہوئے۔ کونسل کے اراکین نے محکمہ تعلیم حکومت سندھ کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ کالجز میں فرسٹ ایئر میں داخلوں کیلئے مرکزی داخلہ پالیسی کے نفاذ کے نتیجہ میں داخلے کے عمل میں بہتری آئی ہے سفارش، رشوت، دھونس اور زبردستی کے کلچر کا خاتمہ ہوا ہے اسے یکسر منسوخ کرنے کا فیصلہ بلا جواز ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ محکمہ تعلیم حکومت سندھ اپنے افسران بالا اور حکومت میں موجود بااثر لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے مرکزی داخلہ پالیسی کو ختم کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مرکزی داخلہ پالیسی کے نفاذ سے قبل کالجوں میں داخلوں کے عمل کے دوران بدامنی، بدانتظامی کے ساتھ ساتھ میدان جنگ کا سا منظر برپا رہتا تھا۔ طلباء اور والدین بے یقینی کی کیفیت میں رہتے تھے۔ نام نہاد طلباء تنظیمیں اور بیرونی عناصر کے دباؤ اور ناجائز عمل دخل کی وجہ سے تعلیمی اداروں میں نہ صرف تصادم بلکہ خون خرابے کی فضا قائم ہوجاتی تھی۔ علاوہ ازیں صوبائی حکومتوں اور مختلف حلقوں کی جانب سے دباؤ اور سفارش کے علاوہ ہر قسم کے غیر اخلاقی اور غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال ہوتے تھے۔ کونسل کے اراکین نے گورنر سندھ، نگراں وزیر اعلیٰ اور نگراں وزیر تعلیم سے مطالبہ کیا ہے کہ انصاف اور میرٹ پر

قائم مرکزی داخلہ پالیسی کو ہر صورت میں نافذ رکھا جائے تاکہ کالجز میں داخلہ کے دوران امن وسکون رہے اور میرٹ کا بول بالا ہو (روز نامہ جنگ کراچی جمعہ 4 جنوری 2008ء)

جامعہ کراچی ایم اے اسلامک اسٹڈیز کے پرچے میں غلطیوں کی بھرمار

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے متن میں فاش غلطیاں، کمپیوٹر کے دور میں ہاتھ سے لکھے ہوئے پرچے کی فراہمی

کراچی (نمائندہ خصوصی) کراچی یونیورسٹی کے ایم اے سال اول کے اسلامک اسٹڈیز کے امتحانی پرچے میں غلطیوں کی بھرمار، قرآن وحدیث کا متن تبدیل، کمپیوٹر کے دور میں ہاتھ سے لکھا ہوا پرچہ طلبہ کیلئے مشکلات کا سبب بن گیا۔ تفصیلات کے مطابق کراچی یونیورسٹی کے سال اول ایم اے کے اسلامک اسٹڈیز کے پرچے میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے متن میں انتہائی فاش غلطیوں کا انکشاف ہوا جو کہ یونیورسٹی انتظامیہ کی نااہلی اور غفلت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ غلطیوں کی بھرمار کے علاوہ کمپیوٹر کے دور میں بھی ہاتھ سے لکھا ہوا پرچہ یونیورسٹی انتظامیہ کے دعوؤں کا منہ چڑا رہا ہے۔ (ہفت روزہ اخبار المدارس 10 تا 16 اگست 2006ء)

جہادی شاعری کرنے والی مسلم خاتون دہشت گردی کے سنگین جرم سے بری

سماعت میرے لئے امتحان تھی، شکر ہے کہ ختم ہوئی، ثمینہ ملک، اسے 11 ستمبر کو گرفتار کیا گیا تھا

کراچی (رپورٹ) ثمینہ ملک واحد مسلم خاتون جو لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ پر ایک دکان میں کام کرتی تھی جسے جہادی شاعری کرنے اور اپنے کمپیوٹر میں جہادی مواد رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ 9 ماہ کی سزا سنانے کے بعد 18 ماہ کیلئے معطل کردیا گیا۔ جج نے سزا سناتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے ایکٹ میں فرد کی آزادی پر قدغن، اس ملک کے مفادات، اس کے شہریوں اور ان لوگوں کے تحفظ لئے ہے جو یہاں سیاحت کیلئے آتے ہیں۔ امریکی پابندی سب پر عائد ہوتی ہے قطع نظر اس کے کہ ہمارے ذاتی، مذہبی، اور سیاسی اعتقادات کیا ہیں۔ ریکارڈ آف لندن کے جج پیٹر بیومنٹ نے ثمینہ ملک کو سزا سناتے ہوئے کہا کہ تم ایک اچھے کردار کی 23 سالہ خاتون ہو اور ایک قانون کی پابندی کرنے والے خاندان سے تعلق رکھتی

ہو۔تمہاری سزا کو 18 ماہ کیلئے معطل کیا جاتا ہے اور تم بغیر کسی معاوضے کے پروبیشن افسران کی نگرانی میں کام کروگی۔ اس موقع پر ثمینہ ملک جو ساؤتھ آل مغربی لندن کی رہنے والی ہے کٹہرے میں پریشان کھڑی تھی اس نے جیکٹ پہن رکھی تھی اور چہرے پر حجاب تھا۔جیوری نے اسے دہشت گردی میں کار آمد مواد رکھنے کے جرم سے بری کردیا ثمینہ ملک کی نظمیں جس میں ''گردن کس طرح ماری جائے'' اور اس کے کمپیوٹر پر اسلحہ مینوئل اور زہروں پر مشتمل لٹریچر شامل تھا جس کی پشت پر اس نے لکھا تھا ''میرے اندر یہ خواہش دن بدن بڑھتی جارہی ہے کہ میں شہادت کا راستہ اختیار کروں' عدالت کے باہر ثمینہ ملک کے سالیسٹر نے اس کا ایک بیان پڑھ کر سنایا جس میں ثمینہ ملک نے کہا تھا کہ ''سماعت کا عمل میرے لئے ایک امتحان تھا، اور شکر ہے کہ یہ ختم ہوا'' ۔جیوری نے فیصلہ میں کہا کہ میرے پاس موجود مواد دہشت گردوں کیلئے کار آمد نہیں اور یہ میرے مقدمے کا اہم نکتہ تھا۔مسلم کونسل آف برطانیہ کے محمد عبدالباری نے بتایا کہ ثمینہ ملک کو ایک خیالی جرم کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔استغاثہ نے کہا کہ ثمینہ ملک کو شاعری پر گرفتار نہیں کیا گیا تھا بلکہ اسے ایسی اطلاعات پر سزا سنائی گئی جو ایسے شخص کیلئے کار آمد ہوسکتی ہیں جو دہشت گردی کی کارروائی کرنے یا اس کی تیاری کرنے والا ہو۔ثمینہ ملک کے وکیل جان برٹن نے کہا ہے کہ پروبیشن سروس کے تحت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دوبارہ کسی جارحانہ اقدام کا خطرہ نہیں لے گی۔ وہ ابوحمزہ جیسے لیڈروں کے خطاب سے متاثر ہوئی، جس نے اس کے ذہن کو تبدیل کیا اور اپنی شاعری کا انداز بدل دیا لیکن اب وہ شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ثمینہ ملک 11 ستمبر کے بعد دہشت گردی کے ایکٹ کے تحت گرفتار ہونے والی پہلی خاتون جسے اولڈ بیلی کی عدالت نے رہا کردیا۔عدالت کو بتایا کیا گیا اس کی شاعری تشدد یا جہاد پر اکسانے کی تعریف کرنے والی نہیں ہے(روزنامہ جنگ کراچی بدھ 12 دسمبر 2007ء)

غیر حاضر خواتین اساتذہ کی رپورٹ کرنے والی پرنسپل سے سخت باز پرس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) صوبائی وزیر تعلیم اور ڈائریکٹر جنرل کالجز کی جانب سے ایک طرف تو غیر حاضر اساتذہ کے خلاف کارروائی کی ہدایت کی جارہی ہے جب کہ دوسری طرف غیر حاضر اساتذہ کی رپورٹ کرنے والی پرنسپل کو ایسے اساتذہ کے خلاف کارروائی نہ کرنے کیلئے ڈرایا

دھمکایا جارہاہے۔ بتایا جاتا ہے کہ لیاری ڈگری کالج برائے خواتین کی پرنسپل پروفیسر حمیدہ پروین سومرو نے کالج میں تدریسی امور کیلئے سختی کی اور کلاسیں نہ لینے والے 6 اساتذہ کی رپورٹ محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام کو دی۔ یہ اساتذہ کالج برائے نام آتی تھیں اور کلاسیں نہ لینے کی وجہ سے طالبات سخت پریشان تھیں۔ ان خواتین اساتذہ کے خلاف کارروائی کے بجائے (سابق) سیکریٹری تعلیم سہاگو خان جتوئی اور دیگر نے کالج پرنسپل سے سخت باز پرس کی اور کہا کہ یہ خواتین اعلیٰ افسران کی بیگمات ہیں۔ اگر کالج نہیں آتیں تو کوئی بات نہیں ان کی رپورٹ کیوں کی گئی۔ اگر اب ایسا ہوا تو پرنسپل کا تبادلہ اندرون سندھ کردیا جائے گا سیکریٹری تعلیم سہاگو خان جتوئی سے جب اس سلسلہ میں رابطہ کرنا چاہا تو کوششوں کے باوجود ان سے رابطہ نہیں ہوسکا (روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 20 ستمبر 2007ء)

رپورٹ سیمینار آرٹس کونسل

۲۷ جنوری ۲۰۰۸ء کو آرٹس کونسل میں ایک اہم سیمینار منعقد کیا گیا عنوان تھا۔

"Education is the life force of Democracy Human cause" (تعلیم جمہوریت کی بقا کیلئے ایک اہم طاقت کی حیثیت رکھتی ہے) foundation نے اسے آرگنائز کیا تھا۔

اس کے صدر سابق ایم این اے پروفیسر اے کے شمس صاحب ہیں سیکریٹری جنرل فراز صاحب ہیں سیمینار سے پروفیسر خواجہ قمر الحسن سابق پرنسپل سٹی کالج جناب شاکر صاحب جناب خواجہ قطب الدین عزیز سابق سفیر/ وزارت خارجہ/ اور پروفیسر اے کے شمس نے خطاب کیا اسٹیج سیکریٹری کے فرائض وفاقی اردو یونیورسٹی سے کی خاتون پروفیسر سعیدہ نقوی نے انجام دیئے

آرٹس کونسل کے منعقدہ سیمینار میں چیف ایڈیٹر نے درج ذیل خیالات کا اظہار کیا

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم

فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم اقراء باسم ربک الذی خلق ......مالم یعلم.

قال الله تعالیٰ فی مقام آخر وشاورهم فی الامر. صدق الله العظیم

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم. طلب العلم فریضة علی کل مسلم.

او کما قال علیه الصلوة والسلام

علم از سامان حفظ زندگی است علم از اسباب تقویم خودی است

معزز صدر جلسہ ومہمانان خصوصی ودیگر معزز حاضرین کرام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کو دنیا میں بھیجے جانے کے مقاصد اربعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لقد من اللہ علی المومنین ـــــــــــ والحکمۃ

نبی کریمؐ کے فرائض میں شامل ہے کہ علم کی اشاعت اور لوگوں کی تربیت کریں

پہلی وحی کے ذریعہ آگاہ کردیا گیا کہ انسان کو ان افکار وخیالات سے آگاہی عطا فرمائیں جن سے وہ آگاہ نہیں تھے۔

آگاہی کے باوجود حکم دیا گیا کہ جو کام کریں اس میں جمہوریت اور مشاورت کا پہلو غالب ہونا چاہئے۔

علم ہی کے ذریعہ زندگی اور اس کے متعلقات کو تحفظ فراہم ہوتا ہے۔علم ہی زندگی کی تقویم وجنتری کی تشکیل میں مدد فراہم کرتی ہے

روشن اس ضوء سے اگر ظلمت کردار نہ ہو

خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام

تعلیم انسان کو اچھے اور برے کاموں کا شعور بخشتی ہے اور یہی شعور آمادہ کرتا ہے کہ اپنی زبان وقلم سے اپنے عمل اور ووٹ سے جمہوریت کے قیام کو فروغ دے اور اس کی بقاء کو تحفظ فراہم کرے ایسی قوتوں کی حوصلہ شکنی کرے جو جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ ہوں

علم کے تین بنیادی مآخذ ہیں

۱۔حواس خمسہ۔سمع، بصر، شم، ذوق، لم ۲۔عقل ۳۔خبر صادق

ان مآخذ سے استفادہ کرکے فکر وعمل کے زاویوں کو استعمال میں لانا ہے

افلاطون: کے مطابق علم وہ ہے جو جسم وروح کو سراپا جمال بنادے اور درجہ کمال تک پہنچادے۔

ملٹن: کے مطابق تعلیم وہ جوہر ہے جو انسان کو ہر کام کا اہل بنادے

اسلام: کے مطابق علم تین اجزاء کا مجموعہ ہے۔ حصول علم، تربیت، تادیب
اسلام حصول علم کے ساتھ اس کے اظہار کا بھی خواہاں ہے
وھی جہاں ہے تیرا جس کو تو پیدا کرے
اگر اس ملک میں جمہوریت کو مستحکم کرنا ہے تو تعلیم کا مستقبل بہتر و محفوظ کرنا ہوگا۔ آج صورتحال یہ ہے کہ تعلیم کا نظام تباہ ہے تعلیمی اداروں کا انتظام انتہائی برا ہے
معلم و مربی علم کے خادم نہیں رہے تعلیم جو عبادت تھی کمرشل ہو چکی ہے
یہی وجہ ہے کہ نہ علم باقی رہا اور نہ علم کے ثمرات باقی رہے ہمیں اگر اپنے ملک میں جمہوریت کو فروغ دینا ہے تو خود اپنے ادارہ اپنی پارٹی اپنی تنظیم کے اندر جمہوریت کو فروغ دینا ہوگا۔
یہ جمہوریت مصنوعی و آرٹی فیشل نہیں اصل جمہوریت ہونی چاہئے۔
آج عالمی قوتیں جمہوریت کی بات تو کرتی ہیں لیکن وہ ہمارے لئے مصنوعی جمہوریت ہی کی خواہاں ہیں۔ انہیں الجزائر کی جمہوریت پسند نہیں آئی۔ چیچنیا کی جمہوریت، ایران کی جمہوریت پسند نہیں آئی فلسطین کی جمہوریت پسند نہیں آئی اور پاکستان میں بھی اپنی پسند کی جمہوریت کی خواہاں ہیں۔
علم ہی ہمیں رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ جمہوریت میں اپنی خودی بھی ہونی چاہئے ورنہ یہ پریکٹس پچھلے پچاس سال سے جاری ہے شاعر کے اس شعر پر اپنی بات ختم کرتا ہوں
وھی جہاں تیرا جس کو تو کرے پیدا یہ سنگ و خشت نہیں جو تری نگاہ میں ہے
معزز سامعین کرام میں پروفیسر اے کے شمس اور ان کی ٹیم کو اس سیمینار کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں
پروفیسر اے کے شمس صاحب جو کہ تعلیم اور سیاست دونوں میدانوں کے شہسوار ہیں انہوں نے اس پروگرام میں خواجہ قطب الدین عزیز جیسے جہاں دیدہ شخص کو مدعو کر کے اور پروگرام کیا انعقاد کر کے حاضر سیاست میں اہم خدمات انجام دی ہے۔
دعاء ہے اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے (آمین)

سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ کیلئے ٹیسٹ مارچ میں ہوگا ٹیسٹ لینے کیلئے نجی یونیورسٹیوں سے ۳۰ ملین روپوں کا معاہدہ،

کامیاب اساتذہ کو دو سے تین ہزار روپے اضافہ دیا جائے گا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سندھ کے سرکاری اسکولوں میں ڈیڑھ لاکھ روپے سے زائد اساتذہ کی تنخواہوں میں دو سے تین ہزار روپے تک کے اضافے کے سلسلے میں تحریری ٹیسٹ اب انتخابات کے بعد مارچ 2008ء میں لئے جانے کا امکان ہے۔ یہ تحریری ٹیسٹ دسمبر میں لیا جانا تھا تاہم سیکریٹری تعلیم سہاگو خان جتوئی کی تبدیلی کے بعد تحریری ٹیسٹ کا معاملہ التواء کا شکار ہوگیا۔ اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافے کا منصوبہ اس وقت بنایا گیا جب پنجاب اور سرحد کی حکومتوں نے نہ صرف اپنے اساتذہ کے گریڈ بڑھائے بلکہ ان کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کردیا جس پر صوبائی محکمہ تعلیم نے کارکردگی کی بنیاد پر سرکاری اساتذہ کی تنخواہوں میں 2 سے 3 ہزار روپے اضافے کا فیصلہ کیا ہے تاہم اسے تحریری ٹیسٹ پاس کرنے سے مشروط کردیا ہے اس سلسلہ میں نجی اقراء یونیورسٹی سے 30 ملین روپے کا معاہدہ کیا، جس کے تحت اقراء یونیورسٹی ٹیسٹ لے گی۔ امتحانی پرچے بنائے گی۔ اس کے اساتذہ امتحانی کاپیاں چیک کریں گے اور نتائج کا اعلان بھی یونیورسٹی کرے گی۔ پروفیشنل انسٹیٹیوٹ برائے ٹیچرز ایجوکیشن (پائٹ) کے ڈائریکٹر جنرل عبداللطیف صدیقی نے ''جنگ'' کو بتایا کہ اساتذہ کے تحریری ٹیسٹ اب مارچ 2008ء میں لینے پر غور کررہے ہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم اور نجی یونیورسٹیوں کی تیاریاں مکمل ہیں۔ یونیورسٹی کو 15 ملین روپے کی ادائیگی بھی کی جاچکی ہے اور یونیورسٹی نے تمام ای ڈی اوز کو اساتذہ کے لئے دو لاکھ پروفارمے اور ٹیسٹ کی معلومات سے متعلق کتابچے بھی تقسیم کررہے ہیں جبکہ مزید معلومات اقراء یونیورسٹی کے ویب سائٹ سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے انہوں نے کہا کہ وہ ٹیسٹ کی حتمی تاریخ کیلئے سیکریٹری تعلیم چوہدری محمد علی سے آئندہ ایک دو روز میں ملاقات کریں گے جس کے بعد ٹیسٹ کی تعلیم کا اعلان کردیا جائے گا۔ عبداللطیف صدیقی نے بتایا کہ تحریری ٹیسٹ پاس کرنے والے پرائمری اسکول ٹیچر کی تنخواہوں میں 2 ہزار، جونیئر

اسکول ٹیچر کی تنخواہوں میں 3 ہزار روپے ماہانہ اضافہ ہوگا۔ اور جو اساتذہ ٹیسٹ پاس نہیں کر سکے ان کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ وہ پرانی تنخواہوں پر ہی کام کرتے رہیں گے۔
روزنامہ جنگ کراچی پیر 14 جنوری 2008ء

اٹھارہ کالجوں کو ماڈل کا درجہ: تدریس انگریزی زبان میں ہوگی

9 کالج طلباء اور 9 طالبات کیلئے ہوں گے، سرکاری کالجوں میں تدریسی معیار بہتر ہو جائے گا اور مقابلہ کی فضا قائم ہوگی، نگراں وزیر تعلیم

کراچی (اسٹاف رپورٹر) صوبائی محکمہ تعلیم نے کراچی کے 18 کالجوں کو ماڈل کا درجہ دیتے ہوئے انہیں انگریزی میڈیم کر دیا ہے۔ صوبائی وزیر تعلیم شجاعت بیگ نے بتایا کہ ان 18 کالجوں میں 9 طلباء اور 9 طالبات کیلئے مختص ہوں گے۔ جن میں نہ صرف تدریس انگریزی زبان میں ہوگی بلکہ بات چیت بھی انگریزی ہی میں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ انگریزی زبان وقت کی ضرورت اور ترقی کیلئے ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا ان 18 کالجوں میں انگریزی زبان میں تدریس کا آغاز اس سال یکم اپریل سے شروع ہونے والے نئے تعلیمی سال سے ہوگا۔ شجاعت علی بیگ نے بتایا کہ اس اقدام سے نہ صرف سرکاری کالجوں میں تدریس بہتر ہوگی بلکہ نجی اور سرکاری کالجوں میں مسابقت بھی شروع ہو جائے گی۔ جن 16 کالجوں کو انگریزی میڈیم کیا جارہا ہے ان میں بوائز کیلئے ڈی جے سائنس کالج، آدمجی گورنمنٹ سائنس کالج، گورنمنٹ نیشنل کالج، گورنمنٹ اسلامیہ سائنس، گورنمنٹ ڈگری کالج ملیر کینٹ، گورنمنٹ ڈگری کالج ایس آر ای مجید، گورنمنٹ کامرس کالج، گورنمنٹ کالج فور مین اور گورنمنٹ دہلی سائنس کالج، گورنمنٹ گرلز کالج گزری، گورنمنٹ گرلز کالج فار ویمن شاہراہ لیاقت، گورنمنٹ ڈگری سائنس اینڈ کامرس کالج گلشن اقبال بلاک 7، عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج، خاتون پاکستان گورنمنٹ گرلز کالج، سرسید گورنمنٹ کالج ناظم آباد اور گورنمنٹ کالج آف کامرس شامل ہے (روزنامہ جنگ کراچی جمعہ 4 جنوری 2008ء)

پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی کو اسلامیات کے پروفیسر کی حیثیت سے قراقرم یونیورسٹی میں تقرر پر مبارکباد

ڈاکٹر صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں موصوف مجلہ کی مجلس ادارت کے رکن ہیں آپ کے متعدد مضامین مجلہ میں شائع ہو چکے ہیں اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی کانفرنسوں و سیمینارز میں اپنے پر مغز تحقیقی مقالات پیش کرتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب عرصہ طویل سے گرینج یونیورسٹی سے وابستہ تھے۔اور جامعہ کراچی میں بھی تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے اب گلگت میں قائم ہونے والی نئی قراقرم یونیورسٹی میں بحیثیت اسلامیات کے پروفیسر آپ کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ یہ انتخاب یونیورسٹی کی نیک نامی کا ذریعہ ہوگا ہم اساتذہ علوم اسلامیہ اور مجلّہ کے جملہ وابستگان کی جانب سے ڈاکٹر انصار الدین صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاء گو ہیں اللہ تعالیٰ موصوف کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے (آمین)

ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ کو پی ایچ ڈی کی ڈگری ایوارڈ ہونے پر مبارکباد

مسز بشریٰ بیگ نے فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز جامعہ کراچی سے پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب کے ماتحت "بچوں کے اسلامی احکام عبادت" پر پی ایچ ڈی مقالہ تحریر کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اس کامیابی پر مجلّہ کی مجلس مشاورت و ادارت کے جملہ ارکان کی جانب سے مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

10 ہزار افغانیوں کو عیسائی بنانے والے کورین باشندوں کی بے دخلی

کورین باشندوں نے مزار شریف اور ہرات میں امدادی کاموں کی آڑ میں ۱۰ ہزار افغان شہریوں کو عیسائی بنا دیا تھا افغان حکومت نے ملک چھوڑنے کا حکم دیا، 1200 کورین عیسائیوں کی ہنگامی منتقلی

پشاور، کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان کی حکومت نے ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے جنوبی کوریا کے 1200 سے زائد باشندوں کو ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا جس کے بعد

کوریائی باشندوں کو افغانستان سے ہنگامی پروازوں کے ذریعے نکالنے کا کام شروع ہوگیا ہے۔تفصیلات کے مطابق افغانستان کے شمالی صوبہ مزارشریف اور مغربی صوبہ ہرات میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے 1200 سے زائد کوریائی عیسائیوں کو حکومت جنوبی کوریا اور اتحادی فوج نے زمینی اور فضائی راستے سے ان علاقوں سے کابل پہنچا دیا ہے جہاں سے جمعہ کے روز ان کے واپسی شروع ہوگئی ہے۔افغان وزارت داخلہ کے اعلیٰ عہدیدار نے بتایا کہ ملک کے مغربی اور شمالی صوبوں میں دس ہزار سے زائد افغان اور شمالی صوبوں میں دس ہزار سے زیادہ افغان باشندوں کو امدادی کاموں کی آڑ میں عیسائی بنائے جانے کا انکشاف ہوا ہے جس کے بعد طالبان، حزب اسلامی، حکمت یار، حزب اسلام خالص سمیت سابق جہادی رہنماؤں کی جانب سے ان غیر ملکی باشندوں کی جانوں کو خطرہ لاحق تھا۔ وزارت داخلہ کے عہدیدار کے مطابق ہرات اور مزارشریف سے 1200 سے زائد عیسائی باشندوں کو کابل ایئر پورٹ پہنچایا گیا اور جمعہ کے روز کئی پروازوں کے ذریعے کابل سے چارسو باشندوں کو جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول پہنچا دیا گیا۔افغان وزارت داخلہ کے ترجمان یوسف ستانیزئی نے گزشتہ روز کابل میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں س بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ جنوبی کوریا سے تعلق رکھنے والے 1200 سے زائد شہریوں کو سیاحتی مقاصد کیلئے ویزے جاری کئے گئے تھے۔تاہم ان افراد نے جو سرگرمیاں جاری رکھی ہوئی ہیں اس سے ظاہر ہورہا ہے ان کا ایجنڈا اور ہے (ہفت روزہ اخبار المدارس 10 تا 16 اگست 2006ء)

چیف ایڈیٹر کی اہم مصروفیات

رپورٹ: ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ

☆ ستمبر میں مجلّہ علوم اسلامیہ ج/۲ ش/۴ جولائی تا جنوری ۲۰۰۷ء شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ حیات و خدمات نمبر ۴۶۸ صفحات پر شایع کیا۔

☆ ہندو مذہب کے حوالہ سے عربی میں دو تحقیقی مقالات برائے مجلّہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی اور علوم اسلامیہ کے لئے تیار کر کے ارسال کئے گئے۔

☆ جنوری کو ۴ تا ۶ بجے شام قائدملت میں ایک تقریب بعنوان ''والدین کی ذمہ داریاں'(

تعلیمی و تربیتی)'' کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مولانا ڈاکٹر شبیر احمد امام وخطیب جامع مسجد سڈنی آسٹریلیا تھے اسٹیج سیکریٹری مولانا حبیب الرحمٰن صاحب تھے پروفیسر ڈاکٹر قاضی رشید صاحب، پروفیسر عبدالحفیظ، پروفیس مفتی محمد عمار پروفیسر ثناء اللہ محمود پروفیسر ڈاکٹر نیاز احمد اور پرنسپل صاحب نے خیالات کا اظہار کیا۔

☆ جنوری میں قائد ملت کالج کے طلباء کی اعانت کے لئے فری بک بینک(**Free book bank**) کا مولانا ڈاکٹر شبیر احمد صاحب کے دست مبارک سے افتتاح کیا گیا جس میں پرنسپل ڈاکٹر صلاح الدین ثانی قائد ملت نے اپنی کتب پیش کر کے بینک کی بنیاد رکھی بعض دیگر اداروں نے بھی اپنی کتب پیش کیں اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب پرنسپل ماڈل دینی مدرسہ نے اپنی جانب سے پانچ ہزار کی نصابی کتب فراہم کیں

☆ ۱۳ جنوری کو S.T.F کی عیدملن پارٹی بمقام نیشنل کالج میں شرکت کی پروفیسر لیاقت صاحب، پروفیسر عدیل صاحب، پروفیسر عزیر مدنی صاحب نے تنظیم کے اغراض و مقاصد بیان کئے پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے دعا کرائی ایک سو سے زائد اساتذہ نے شرکت کی آخر میں عشائیہ کا اہتمام تھا پروفیسر صبغت اللہ نے تلاوت کی

☆ فروری میں ریجنل ڈائریکٹر کی جانب سے انٹرنل آڈٹ ہوا

☆ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا سیرت النبیؐ نمبر غیر مسلموں کے حقوق اور ان سے حسن سلوک ۶۵۷ صفحات پر شائع کیا گیا فروری ۲۰۰۷ء تا جولائی ۲۰۰۷ء

☆ چیف ایڈیٹر کی زیر نگرانی تین طلباء کا ایم فل مکمل ہوا پروفیسر عبدالحفیظ کا جامعہ کراچی سے پروفیسر محبوب علی کا ہمدرد یونیورسٹی سے مفتی محمد نعیم چانسلر جامعہ بنوریہ کا وفاقی اردو یونیورسٹی سے

☆ آپ کی گفتگو و خطاب کا طریقہ سیرت طیبہ کی روشنی میں صفحات ۲۰۰۷ء میں شائع کی گئی۔

☆ ۳ مارچ کو پراونشل ڈائریکٹریٹ کالجز کی جانب سے تحقیقاتی کمیٹی کالج آئی زاہد احمد کی تمام شکایات غلط ثابت ہوئیں

☆ جامعہ کراچی فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز میں مولانا عبدالشہید صدیقی کا ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلے کیلئے کمیٹی ڈاکٹر جلال الدین نوری، پروفیسر غلام مہدی اور ڈاکٹر اشرف سموں کے ہمراہ جامعہ کراچی میں انٹرویو لیا

☆ ۲۶ مارچ کو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں وائس چانسلر کی آمد کے موقع پر پروگرام میں شرکت کی

☆ ۲۷ مارچ ۲۰۰۷ء کو عبداللہ گرلز کالج میں ہفتہ طالبات کے سلسلہ میں کالجز کے درمیان قرات قرآن کا مقابلہ ہوا جس میں چیف ایڈیٹر نے منصف کے فرائض انجام دیئے اور خطاب کیا۔

☆ اپریل ۲۰۰۷ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی جانب سے بحیثیت کوآرڈینیٹر سندھ بلوچستان ایم اے اسلامک اسٹڈیز کی ورکشاپ منعقد کی اور طلباء کو لیکچر دیئے۔

☆ ۱۷۔ اپریل ۲۰۰۷ء کو شپ اونرز کالج میں سیرت النبیؐ کانفرنس میں شرکت کی اور خصوصی خطاب کیا دیگر اسپیکر کے ساتھ پروفیسر محی الدین ہاشمی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے بھی خطاب کیا۔ پرنسپل کالج پروفیسر مشتاق ودیگر اساتذہ نے پروگرام کے انعقاد میں بھرپور حصہ لیا۔

☆ ۱۸۔ اپریل ۲۰۰۷ء کو اسلامیہ سائنس کالج میں کالجز کے طلبہ کے درمیان سیرت النبیؐ پر تقریری مقابلوں کا انعقاد ہوا چیف ایڈیٹر نے بحیثیت منصف شرکت کی۔ اور خطاب کیا۔

☆ ۱۹۔ اپریل ۲۰۰۷ء اسلامیہ کالج میں سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوئی چیف ایڈیٹر دوسری نشست کے مہمان خصوصی تھے موصوف نے خطاب بھی کیا۔ چیف ایڈیٹر کو اسلامیہ کالج کی جانب سے یادگاری ایوارڈ بھی دیا گیا۔

☆ ۱۰ نومبر کو کالج کا سالانہ آڈٹ ہوا تمام حسابات کلیر قرار دیئے گئے۔

☆ ۱۷ نومبر کو انٹر بورڈ میں بحیثیت رکن کمیٹی اسلامیات لازمی اور اسلامک اسٹڈیز انٹر سال اول کے ماڈل پیپر تیار کیئے پروفیسر سعید اختر صاحب اور پروفیسر طلحہ صاحب بھی کمیٹی کے سینئر ☆ ممبر تھے۔

☆ ۰۷۔۱۲۔۶ کو جامعہ کراچی کے شعبہ اسلامک ہسٹری میں پروفیسر زرینہ قاضی کے ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ کے سلسلہ میں ڈین آفس آرٹس فیکلٹی میں انٹرویو لیا گیا جس میں سپروائزر کی حیثیت سے چیف ایڈیٹر شعبہ کی چیئر پرسن کی حیثیت سے پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر صاحبہ اور ایکسپرٹ کی حیثیت سے پروفیسر ڈاکٹر عبدالشہید شریک ہوئے سینپسس کو معمولی تبدیلی کے بعد قبول کرلیا گیا۔

☆ جولائی ۲۰۰۷ء تا جنوری ۲۰۰۸ء کیلئے مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا ''عربی زبان و ادب نمبر'' ۵۷۶ صفحات پر شائع کیا۔

☆ مارچ ۲۰۰۷ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز میں مسز عندلیب رحمٰن نے چیف ایڈیٹر کی زیر نگرانی اپنا ایم اے مقالہ مکمل کیا اور کامیاب وائے وا کے بعد ڈگری ایوارڈ ہوگئی

☆ اپریل ۲۰۰۷ء میں محمد ثاقب بھٹی کا فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز جامعہ کراچی میں چیف ایڈیٹر کی زیر نگرانی ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ ہوا

☆ ۲۶ ستمبر ۲۰۰۷ء آج ٹیوی، کی ٹیم نے چیف ایڈیٹر کے گھر تین پروگرام ''آج کا سوال'' رمضان کے حوالے سے ریکارڈ کئے اور نشر کئے۔

☆ ۸۔ اکتوبر ۲۰۰۷ء تا ۸ نومبر علامہ اقبال اوپن یورنیورسٹی کے ایم اے اسلامک اسٹڈیز کے طلباء کیلئے بحیثیت کوآرڈینیٹر سندھ بلوچستان ورکشاپ منعقد کی اور لیکچر دیئے۔

☆ ۲۰۰۷ء میں فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز جامعہ کراچی میں چیف ایڈیٹر کی زیر نگرانی پروفیسر تسنیم کوثر کا ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ ہوا۔

☆ ۲۰۰۷ء میں محمد طاہر ایم اے اسلامک اسٹڈیر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز کے مقالہ کا چیف ایڈیٹر کو سپر وائز مقرر کیا گیا۔

☆ اگست ۲۰۰۷ء میں مولانا ڈاکٹر شبیر احمد کی کتاب ''تاریخ حج و حرمین مع طریقہ حج و عمرہ اور جدید مسائل'' پر نظر ثانی کی اور مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان کے زیر اہتمام شائع کیا گیا۔

☆ ۱۵ مارچ ۲۰۰۷ء کو ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ نے چیف ایڈیٹر کی زیر نگرانی ایک اہم موضوع پر اپنی کتاب ''خلفاء راشدین کی بیگمات و صاحبزادیاں مع سوال و جواب'' ۲۳۹ صفحات پر مکمل کی اور مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان کے زیر اہتمام شائع کی گئی

☆ ۲۰۰۷ء مین چیف ایڈیٹر کے درج ذیل تحقیقی مضامین شائع ہوئے

(۱) شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی اور ان کی تفسیری خدمات مطبوعہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل جولائی ۲۰۰۶ء تا جنوری ۲۰۰۷ء ص/ ۲۵ تا ۳۵ (۱۰ صفحات)

(۲) مکانۃ المرأۃ حقوقھا وواجباتھا فی دیانۃ الھندوسیۃ (عربی) مطبوعہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل فروری ۲۰۰۷ تا جولائی ۲۰۰۷ء ص/ ۴۷۵ تا ۴۹۵ (۲۱ صفحات)

(۳) صحافت وذرائع ابلاغ کی آزادی قرآن وسیرت طیبہ کی روشنی میں مطبوعہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل اگست ۲۰۰۷ء تا جنوری ۲۰۰۸ء ص/ ۲۷۱ تا ۳۱۹ (۵۰ صفحات)

(۴) مقارنۃ تعلیم المرأۃ وتربیتھا بین الاسلام والھندوسیۃ (عربی) مطبوعہ ششماہی البحوث الاسلامیہ المرکز الاسلامی بنوں ج/ ۵ ۲۰۰۷ء ص/ ۸۵ تا ۹۶ (۱۰ صفحات)

(۵) طبی اخلاقیات وجنایات کا شرعی نقطہ نظر سے جائزہ مطبوعہ المباحث الاسلامیہ ج/ ۵ ستمبر ۲۰۰۷ء (۱۰ صفحات)

(۶) سندھ میں امتحانی نظام کے عصری تقاضے مطبوعہ علوم اسلامیہ اگست ۲۰۰۷ء ص/ ۳۹۵ تا ۳۹۹ (۵ صفحات)

☆ چیف ایڈیٹر نے ۲۰۰۷ء میں درج ذیل کانفرنسز وسیمینارز میں شرکت کی اور خطاب کیا۔

(۱) جنوری ۲۰۰۷ء میں قائد ملت کالج میں مذاکرہ بعنوان ''والدین کی ذمہ داریاں تعلیمی وتربیتی'' بحیثیت چیف آرگنائزر منعقد کیا اور خطاب کیا

(۲) فروری ۲۰۰۷ء میں جامعہ کراچی میں STF کے زیر اہتمام مذاکرہ کا انعقاد ہوا جس میں چیف ایڈیٹر نے موضوع کی مناسبت سے ''سندھ میں امتحانی نظام کے عصری تقاضہ'' پر لکچر دیا

(۳) ۲۷ مارچ ۲۰۰۷ء کو عبداللہ کالج برائے خواتین میں ہفتہ طالبات کے حوالہ سے مقابلہ قرأت کے منصف کی حیثیت سے شرکت کی اور خطاب کیا

(۴) ۱۷ اپریل ۲۰۰۷ء شپ اونرز کالج میں سیرت النبیؐ کانفرنس میں بھی بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی اور ''سیرت طیبہؐ کا مطالعہ کیوں ضروری ہے'' پر خصوصی لیکچر دیا۔

(۵) ۱۸ اپریل ۲۰۰۷ء میں اسلامیہ سائنس کالج میں سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوئی چیف ایڈیٹر بحیثیت مہمان خصوصی شریک ہوئے اور سیرت النبیؐ کی ضرورت واہمیت پر خصوصی خطاب کیا۔

(۶) قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج میں منعقدہ اپریل ۲۰۰۷ء سالانہ جلسہ سیرت النبیؐ بعنوان ''حضورؐ بحیثیت معلم ومربی'' منعقد کیا اور اسی مناسبت سے خطاب کیا

(۷) ۲۰۰۷ء میں عبداللہ کالج میں پہلا سالانہ جلسہ سیرت النبی شعبہ اسلامک اسٹڈیز کے زیر اہتمام منعقد ہوا جس میں چیف ایڈیٹر نے بحیثیت اسپیکر شرکت کی۔

تحقیقی مقالات کی ترتیب، تدوین وتیاری کے اصول

(ایم اے، پی ایچ ڈی اور تخصص کے مقالہ ومضامین لکھنے والے

ریسرچ اسکالرز کے لئے جامع ومانع رہنما کتاب)

ترجمہ

كيف تكتب بحثا أو رسالة دراسة منهجية

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر احمد شلبی الازہری

(استاذ جامعۃ الازہر، جامعہ قاہرہ، کیمرج یونیورسٹی برطانیہ)

مترجمین

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج

سپروائزر ایم فل/ پی ایچ ڈی ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان

وفاقی اردو یونیورسٹی۔ کراچی یونیورسٹی۔ ہمدرد یونیورسٹی

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن

سابق پروفیسر بہاول پور یونیورسٹی